سوال

میرے لیے ایک بااخلاق اور دیندار شخص کا رشتہ آیا جس کی گواہی قابل اعتماد افراد بھی دیتے ہیں، لیکن میرے والد نے یہ کہہ کر رشتہ قبول کرنے سے انکار کردیا کہ یہ دوسرے شہر سے تعلق رکھتا ہے، والد صاحب کی رائے ہے کہ اس شہر کے لوگوں سے بچ کر رہنا چاہیے   یہ علم میں رہے کہ میرے والد صاحب "اللہ انہیں ہدایت دے" برادری کا واضح تعصب رکھتے ہیں، ہم نے کئی ایک رشتہ داروں کے ذریعہ مطمئن کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس نے ان کی بات سننے سے انکار کردیا   اسی دوران میرے لیے اور بھی کئی رشتے آئے جو والد صاحب کو پسند تھے، لیکن دینی اعتبار سے وہ میرے مناسب اور کفو کے نہیں تھے، ان سب کا ایک ہی کہنا تھا انہوں نے مجھے یہ کہہ کر مطمئن کرنے کی کوشش کی کہ بیوی اپنے خاوند کی ہدایت کا سبب بن سکتی ہے   میرا سوال یہ ہے کہ اگر میں نے اسی شخص سے شادی کرنے کی رائے اختیار کی تو کیا میں گنہگار کہلاؤنگی؟ یہ علم میں رہے کہ میرے والد نے قسم اٹھائی ہے کہ اگر انہوں نے موافقت بھی کرلی تو وہ ساری زندگی مجھ پر راضی نہیں ہونگے، برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟

جواب

الحمد للہ

اول :

عورت کے ولی کو اپنی بیٹی کے لیے اس کے مناسب اور نیک وصالح رشتہ تلاش کرنا چاہیے جو اس کی بیٹی کی عزت اور عفت عصمت اور اس کی اولاد کی حفاظت کرنے والا ہو، کیونکہ حدیث میں بھی یہی وارد ہے

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کی شادی (اپنی لڑکی سے) کردو، اگر تم ایسا نہیں کروگے تو زمین میں وسیع وعریض فساد بپا ہوجائیگا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے

ولی کے جائز نہیں کہ وہ اپنی ولایت میں رہنے والی عورت کو مناسب رشتہ آنے پر جس پر لڑکی راضی بھی ہو سے شادی نہ کرنے دے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

تو تم انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوں البقرۃ (232).

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عضل کا معنی یہ ہے کہ : جب عورت نکاح کا مطالبہ کرے اور رشتہ بھی مناسب اور کفو والا ہو تو اسے شادی سے روک دیا جائے، اور دونوں کی ایک دوسرے میں رغبت ہو

معقل بن یسار کہتے ہیں :

میں نے اپنی بہن کا نکاح ایک تخص سے کیا تو اس تخص نے اسے طلاق دے دی، جب اس کی عدت ختم ہوگئی تو اسی تخص نے میری بہن کا رشتہ طلب کیا تو میں نے اسے کہا :

میں نے اس کی تیرے ساتھ شادی کی اور اسے تیرے ماتحت کیا اور تیری عزت واحترام کی تو تم نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر تم اس کا رشتہ طلب کرتے ہو، اللہ کی قسم وہ تیرے پاس کبھی واپس نہیں جاسکتی، اور اس شخص میں کوئی عیب بھی نہ تھا، اور عورت بھی اس کے پاس واپس جانا چاہتی تھی، تو اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ آیت نازل فرمادی :

تو تم انہیں نکاح کرنے سے مت روکو.

تو میں نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی شادی کرتا ہوں، راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اس کی شادی اس شخص کے ساتھ کردی "

اسے بخاری نے روایت کیا ہے

چاہے یہ شادی مہر مثل میں ہو یا اس سے کم میں، امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کا یہی قول ہے

اگر عورت نے کسی بعینہ کفو ومناسب شخص کے ساتھ شادی کی رغبت رکھی ہو اور اس کا ولی اس کی شادی کسی دوسرے شخص سے کرے جو اس کا کفو نہ ہو جس سے عورت چاہتی ہے اس سے شادی نہیں کرتا تو وہ عاضل کہلائیگا

لیکن اگر عورت کسی ایسے شخص سے شادی کا مطالبہ کرتی ہے جو اس کا کفو نہیں تو پھر ولی کو اسے روکنے کا حق حاصل ہے، اس صورت میں وہ عاضل نہیں کہلائیگا " انتہی

دیکھیں : المغنی (383/9).

جب یہ ثابت ہوجائے کہ جس شخص سے عورت شادی کرنا چاہتی تھی اور وہ اس کا کفو بھی تھا لیکن ولی نے اس سے شادی نہیں کی تو ولایت اس کے بعد والے عصبہ ولی کو مل جائیگی، اور اگر وہ سب ہی اس کی شادی سے انکار کریں تو عورت کو قاضی کے پاس جانے کا حق حاصل ہے تاکہ وہ اس کی شادی کرے

لیکن عورت کو ایسا کرنے سے قبل یہ دیکھ لینا چاہیے کہ اس کے نتیجہ میں کیا خرابیاں پیدا ہونگی، ہوسکتا ہے اس کے نتیجہ میں اس کے والد اور رشتہ داروں اور عورت کے مابین قطع رحمی اور بائیکاٹ ہوجائے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا والد اس کے لیے کوئی اور مناسب اور کفو رشتہ تلاش کرلے

اس معاملہ کو بات چیت اور افہام وتفہیم اور نصیحت کے ذریعہ حل کرنا چاہیے، اور اس میں سلیم الرائے رشتہ دار کو استعمال کیا جائے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس رشتہ کے انکار میں والد حق پر ہو، اور یہ بھی ہوسکتا ہے غلطی پر ہو

والد کی اطاعت وفرمانبرداری اور اسے راضی کرنے کی حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے، الا یہ کہ والد آپ کی کسی ایسے شخص کے ساتھ شادی کرنے پر اصرار کرے جو کفو اور مناسب نہیں

لیکن کسی ایسے شخص کے ساتھ شادی کرنا جس کا دین اور اخلاق پسند نہیں اور یہ امید رکھنا کہ شادی کے بعد وہ صحیح ہوجائیگا، یہ چیز خطرناک ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے اس میں تبدیلی پیدا ہو جائے، اور ہوسکتا ہے تبدیلی پیدا نہ ہو اس لیے اس خطرہ کو مول نہیں لینا چاہیے

بلکہ آپ اپنے والد کو راضی کریں کہ وہ کسی اخلاق اور دین والے شخص کے ساتھ ہی آپ کی شادی کرے، اور آپ صبر وتحمل سے کام لیں، ہوسکتا ہے کوئی ایسا رشتہ آجائے جسے آپ پسند کریں اور وہ دین واخلاق والا ہو، اور آپ کے والد بھی راضی ہوجائیں

اس کے لیے آپ دعا سے معاونت لیں، اور استخارہ کریں اور کثرت سے اعمال صالحہ کریں، کیونکہ اطاعت وفرمانبرداری کے ساتھ نیک وصالح خاوند حاصل کیا جاسکتا ہے، اسی طرح

سب فائدہ مند روزیاں بھی حاصل کی جا سکتی ہیں

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

جس کسی نے بھی نیک وصالح اعمال کیے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم اسے اچھی زندگی مہیا کرینگے اور ان کے اعمال کا اچھا بدلہ دیں گے النحل (97).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو نیک وصالح خاوند اور اولاد عطا فرمائے ، اور آپ کے والد اور گھر والوں کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب دے جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

115402